Lesson 4: Al-Anfal (Ayaat 59- 75):Day 16 سُوۡرَةُ الۡأنفَال کی تفسیر

وَاِنۡ يُّرِيۡدُوۡا خِيَانَتَكَ فَقَدۡ خَانُوا اللّٰهَ مِنۡ قَبۡلُ فَاَمۡكَنَ مِنۡهُمۡ‌ؕ وَاللّٰهُ عَلِيۡمٌ حَكِيۡمٌ ﴿۷۱﴾

اور اگر یہ لوگ تم سے دغا کرنا چاہیں گے یہ تو پہلے ہی اللہ سے دغا کر چکے ہیں پھر اللہ نے انہیں گرفتار کرا دیا اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے (۷۱)

غزوۂ بدر کے قیدیوں میں سے کچھ نے اسلام قبول کر لیا۔ اَب دوسرے مسلمانوں کے دل میں ڈر تھا کہ کہیں یہ مکہ جا کر بدل نہ جائیں۔ یہاں تو مدینہ میں مسلمانوں کے ساتھ اُٹھتے بیٹھتے ہیں۔ ماحول کا اَثر بھی ہے۔ انہوں نے مسلمانوں کے قریب رہ کر بہت کچھ دیکھ لیا ہے اب کہیں واپس جا کر دھوکہ نہ دیں۔

اللہ فرماتے ہیں کہ فکر نہ کرو۔ پہلے بھی یہ مصیبت میں پڑ گئے پھر دھوکہ دیں تو گے تو پھر سزا پا لیں گے۔

کسی چیز میں شُبہ پڑ جائے، بُرا پراپیگنڈہ سُنیں تو خود پتا کریں۔ خود کلاس میں جا کر دیکھیں کہ کیسا پڑھایا جا رہا ہے۔ اور کیا علم سکھایا جا رہا ہے۔

یہاں سے اسلام کا مزاج سمجھ آ رہا ہے کہ اسلام رِسک لینے کے لئے تیار ہے۔ لیکن اسلام یہ نہیں چاہتا کہ کوئی ہدایت سے دُور ہو جائے۔ تو کوئی مسلمان ہونے چاہے، ہدایت پر آنا چاہے تو آنے دیں۔ شک نہ کریں کہ ہمیں نقصان پہنچائے گا۔ آج کچھ فرقے اور مسلک والے لوگ تو اپنے مسلمان بچوں کو اپنی مسجد میں داخل نہیں ہونے دیتے۔ اسلام تو کافروں کو دین سیکھنے کی دعوت دیتا۔

اللہ سے دعا ہے کہ اللہ اسلام کی صحیح طریقے سے سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے اور دل بڑے کر دے۔

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالَّذِينَ آوَوا وَّنَصَرُوا أُولَٰئِكَ
بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ ۚ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يُهَاجِرُوا مَا لَكُم مِّن وَلَايَتِهِم مِّن شَيْءٍ حَتَّىٰ يُهَاجِرُوا ۚ وَإِنِ
اسْتَنصَرُوكُمْ فِي الدِّينِ فَعَلَيْكُمُ النَّصْرُ إِلَّا عَلَىٰ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُم مِّيثَاقٌ ۗ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ

۞ بے شک جو لوگ ایمان لائے اور گھر چھوڑا اور اپنے مالوں اور جانوں سے اللہ کی راہ میں لڑے اور جن لوگوں نے جگہ دی اور مدد کی وہ آپس میں ایک دوسرے کے رفیق ہیں اور جو ایمان لائے اور گھر نہیں چھوڑا تمہیں ان کی وراثت سے کوئی تعلق نہیں یہاں تک کہ وہ ہجرت کریں اور اگر وہ دین کے معاملہ میں مدد چاہیں تو تمہیں ان کی مدد کرنی لازم ہے مگر ان لوگوں کے مقابلہ میں کہ ان میں اور تم میں عہد ہو اور جو تم کرتے ہو اللہ اسے دیکھتا ہے (۷۲)

اگلی آیت پڑھ کر دونوں کو اکٹھا سمجھتے ہیں۔

وَالَّذِينَ كَفَرُوا بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ ۚ إِلَّا تَفْعَلُوهُ تَكُن فِتْنَةٌ فِي الْأَرْضِ وَفَسَادٌ كَبِيرٌ ۞

اور جو لوگ کافر ہیں وہ ایک دوسرے کے رفیق ہیں اگر تم یوں نہ کرو گے تو ملک میں فتنہ پھیلے گا اور وہ بڑا فساد ہو گا (۷۳)

پہلے لوگ مسلمان ہوئے۔ پھر ہجرت بھی کی۔ گناہوں سے ہجرت تو لوگ کر ہی رہے تھے۔ پھر اپنے مال اللہ کے راستے میں لگا دیئے۔ کچھ کو نقصان ہوئے۔ پھر اپنی جان سے جہاد کیا۔ سخت جسمانی سزائیں بھگتیں۔ یہ مہاجرین کی صفّات تھیں۔ مکی دَور میں جہاد نہیں ہوُا تھا۔ صرف جسمانی طور پر جنگ کرنا ہی جہاد نہیں، عمل سے جہاد کرنا بھی اہم ہے۔

اگلی صفّات انصار کی؛انصار اور مہاجرین ایک دوسرے کی مدد کرو۔

لیکن کچھ لوگ ایمان تو لے آئے لیکن نقصان سے بچنے کے لئے مکہ چھوڑ کر نہیں آرہے تھے(سوائے کچھ مجبور لوگوں کے)۔یعنی ہجرت نہیں کی۔کچھ مدینہ کے لوگ صرف ذاتی فائدوں کے لئے مسلمان ہوئے۔کچھ کر سکتے تھے لیکن نہیں کیا۔

اَوْلِيَآءُ:ول ی۔دوستی۔گہرا تعلق۔یہاں ولایت سے مُراد وراثت ہے۔

ابتدائی زمانے میں جب کچھ عرصہ تک گھر کے کچھ لوگ مسلمان تھے اور کچھ غیر مسلم۔تو یہ ابتدائی حکم تھا کہ اگر کوئی مسلمان وفات پا گیا تو اُس کا مال وراثت میں اس کے غیر مسلم رشتے داروں کو نہیں ملے گا۔بلکہ وہ جس کے لئے وصیت کرے گا اُس کا ملے گا۔تو مہاجر کا مال انصار کو مل سکتا تھا یا پھر انصار کا مہاجر کو۔پیچھے مکہ میں رہ جانے والوں کو وراثت نہیں ملے گی۔

دوسرا معنی یہ ہے کہ جب تک مکہ رہ جانے والے مسلم ہجرت نہیں کرتے آپ ان سے صرف سلام دعا رکھو لیکن گہرا ولایت کا تعلق نہ رکھو۔

لیکن اگر'۔۔اور اگر وہ دین کے معاملہ میں مدد چاہیں تو تمہیں ان کی مدد کرنی لازم ہے۔۔'

راہ ورسم رکھو۔لیکن اگر کسی سے تمہارا صلح کا معاہدہ ہو چکا ہے۔تو تم ان مسلمانوں کی مدد کرنے کے لئے اپنے معاہدہ نہیں توڑو گے۔تم اپنے معاہدے کی پابندی کرو گے۔

یہاں مسلم ملک کی خارجہ پالیسی کی وضاحت ہو رہی ہے۔ان چار آیات میں فارن پالیسی کی تفصیلات ہیں۔انشاءاللہ جب مسلم قرآن سے فائدہ اُٹھانے والے ہونگے تو ترقی کرینگے۔

اللہ کے نبیؐ نے دس سال میں ایک مسلم ریاست کو قائم کرکے دکھا دیا۔ اُمّت سو رہی ہے ہمیں مسلم قوم کو قرآن وسُنّت سے جوڑنا ہے۔ اسلام خود ہی انقلاب کا نام ہے۔ انسان بدل جاتا ہے۔ نئی شخصیت بن جاتی ہے۔ ہمارے اندر سے خیر نکلے گی۔

اور جو لوگ کافر ہیں وہ ایک دوسرے کے رفیق ہیں اگر تم یوں نہ کروگے تو ملک میں فتنہ پھیلے گا اور وہ بڑا فساد ہوگا (۷۳)

لوگ نعرے تو بہت لگاتے ہیں لیکن وقت پر کام نہیں آتے۔ تم کافروں کو دوست نہ بناؤ۔

اسلام نے پوری دنیا کو صرف دو گروہوں میں تقسیم کر دیا۔ مسلم اور کافر۔

نہ رنگ نہ نسل۔ نہ امیر نہ غریب۔ صرف دین کی بنیاد پر دو گروہ بنے ہیں۔ ایک اللہ کو ماننے والا اور ایک اللہ کو نہ ماننے والا۔ کافر مسلمان کے ساتھ خلوص نہیں رکھتے۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ؕ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ﴿۷۴﴾

اور جو لوگ ایمان لائے اور اپنے گھر چھوڑے اور اللہ کی راہ میں لڑے اور جن لوگوں نے انہیں جگہ دی اور ان کی مدد کی وہی سچے مسلمان ہیں اُن کے لیے بخشش اور عزت کی روزی ہے (۷۴)

ایک گروپ نے تو گھر چھوڑا، ایمان لائے اور ہجرت کی، جہاد کیا۔ مہاجرین کا گروہ۔

دوسرے وہ جنہوں نے اسلام قبول کیا، جہاد کیا اور آنے والوں کو پناہ دی، مدد دی۔ انصار کا گروہ

یہ مہاجرین اور انصار کے دونوں گروہ سچے مسلمان ہیں۔ سبحان اللہ

یعنی جو ہجرت کر کے نہیں آئے اُن کے بارے میں یقین سے کچھ نہیں کہا جاسکتا۔

جب تک اسلام کے لئے قربانی نہیں دیں گے تو سچے دین کا ثبوت نہیں دیں سکیں گے۔

اپنا محاسبہ کریں؛ کیا اسلام ہماری زندگی میں اہمیت رکھتا ہے؟ کیا ہم اللہ اور رسولؐ کی ہر بات پر سمعنا اور اطعنا کہتے ہیں۔ کیا ہماری سوچ اور عمل بدلا ہے؟ کیا اللہ کی احکام کے مطابق زندگی گزار رہے ہیں؟

صحابہ کرامؓ کی زندگی سے مثالیں دیکھیں۔

اللہ کے نبیؐ جب مدینہ آئے تو صحابہ کرامؓ نے آپؐ کا کیسے خیال رکھا۔ کیسے اپنی زندگیاں بدل لیں۔

کیسے جنگ کے لئے تیار، کیسے قربانی کے لئے تیار، یہ تاریخ ساز لوگ تھے۔ ہم لوگ خود ساز لوگ ہیں۔

ہم تو یہی سوچتے ہیں کہ مجھے فلاں چیز کیسے ملے، مجھے فلاں گھر اور وہ گاڑی کیسے ملے؟

مدینہ والے کیسے محبت سے اللہ کے نبیؐ کو لینے آتے رہے۔ اُن لوگوں نے اپنی نسلوں کے لئے خیر کا سودا کیا۔ انہوں نے قربانیاں دیں۔

ہجرت مدینہ کا حکم ہوا تو صحابہؓ کاروبار، گھربار اور مال مویشی چھوڑ چھاڑ کر بے سروسامانی کی حالت میں مدینہ پہنچ گئے۔ مدینہ میں موجود صحابہؓ کو دو گروپس میں تقسیم کر دیا گیا۔ ایک گروپ کو انصار اور دوسرے گروپ کو مہاجر کا نام دیا گیا۔ ہر ایک مہاجر صحابیؓ کو ایک انصار صحابی کا ساتھی بنا دیا گیا۔ مہاجر صحابہؓ میں مکہ کے بڑے مسلمان تاجر عبد الرحمن عوفؓ بھی شامل تھے۔ جب وہ مدینہ پہنچے تو تن پر پہنے

ہوئے کپڑوں کے سوا ان کے پاس کچھ بھی نہ تھا۔ آپؓ کو مدینہ کے سب سے خوشحال اور سب سے مالدار صحابی سعد بن ابیؓ کا ساتھی بنایا گیا۔ ساتھی بنتے ہی سعد بن ابیؓ نے اپنی مکمل دولت، کاروبار اور جائیداد کا حساب حضرت عبد الرحمنؓ کے سامنے رکھا اور عرض کیا کہ میں آپ کو اپنی دولت، کاروبار اور جائیداد میں پچاس فیصد کا مالک مقرر کرتا ہوں۔ ان حالات میں یہ بات عبد الرحمن بن عوفؓ کیلئے کسی معجزے سے کم نہیں تھی اور تاریخ اسلام میں شاید یہ پہلا واقعہ تھا کہ کسی مسلمان نے ضرورت مند مسلمان بھائی کو بغیر کسی لالچ، منافع یا سود کے اپنی آدھی دولت کا حق دار قرار دیدیا ہو۔

مسلمان نے ضرورت مند مسلمان بھائی کو بغیر کسی لالچ، منافع یا سود کے اپنی آدھی دولت کا حق دار قرار دیدیا ہو۔

سعدؓ بن ابی نے صرف اسی بات پر اکتفا نہیں کیا اور عبد الرحمن بن عوفؓ سے عرض کیا کہ جائیداد کے علاوہ میرے نکاح میں دو بیویاں بھی ہیں۔ آپ ان دونوں میں سے ایک کو پسند کرلیں میں اسے طلاق دیدوں گا اور وہ عدت پوری کرنے کے بعد آپ سے نکاح کرلے گی۔ عبد الرحمن بن عوفؓ نے اخوت ،ایثار اور قربانی کا یہ جذبہ دیکھا تو اپنے جذبات پر قابو نہ رکھ سکے اور عرض کیا "میں آپ کی محبت اور ایثار کا بدلہ نہیں دے سکتا۔ اللہ تعالیٰ آپ کی یہ نیکی قبول کرے لیکن میں آپ کی جائیداد اور ازدواجات نہیں لے سکتا۔ میری خودداری اس بات کی اجازت نہیں دیتی۔ آپ صرف مجھے بازار کا راستہ بتادیں جہاں تجارت ہوتی ہے میں کچھ نہ کچھ کاروبار کرلوں گا" اور بعد ازاں حضرت عبد الرحمن بن عوفؓ مدینے کے سب سے بڑے تاجر بن کر اُبھرے۔ حضرت سعدؓ کی طرح باقی انصار صحابہؓ نے بھی دل کھول کر مہاجر مسلمان بھائیوں کی مدد کی۔ جس کی وجہ سے مدینہ معاشی طور پر مضبوط ہوا اور

اسلام کی پہلی ریاست مدینہ منورہ خوشحال ہوگئی اور اس واقعے نے دنیا میں خوشحال ریاست بنانے کا ایک نیا اصول بھی متعارف کروادیا کہ اگر معاشرے کے خوشحال لوگ ضرورت مند لوگوں کو اپنے کاروبار میں حصہ دار مقرر کردیں یا اپنی آمدنی کا کچھ حصہ ضرورت مند لوگوں کو کاروبار کرنے کیلئے دے دیں تو اس معاشرے سے غربت، افلاس اور تنگدستی کے بادل چھٹ جاتے ہیں اور بدوؤں کا معاشرہ بھی رہتی دنیا تک کے لوگوں کیلئے بہترین معاشی پالیسی تشکیل دے سکتا ہے۔

علیؓ کے لئے کوئی انصار بھائی نہ بن سکا۔ کیونکہ سب انصار کسی نہ کسی کو بھائی بنا چکے تھے۔ تو اللہ کے نبیؐ نے علیؓ کو بھائی بنایا اور فرمایا؛" سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم مجھ **سے وہی نسبت** رکھتے ہو **جو ہارون کو موسیٰ** (علیہما السلام) **سے تھی**، مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں۔"(بخاری صفحہ 633 جلد 2)

آج مسلمان ایڈ لینے کے لئے کیا نہیں کرتے۔ اگر مسلمان بھائی دوسرے کی مدد کریں تو غیر مسلموں سے مدد لینے کی ضرورت نہ پڑے۔

اسلام نے مقاصد کے لئے دوستی اور بھائے چارے کی فضا قائم کی۔

صحابہ کرامؓ نے پاؤں پر پٹیاں باندھ کر بھی جنگیں لڑیں۔ مقصد کو سامنے رکھا۔ گھر نہیں بیٹھے رہے۔

ہم کیا کرتے ہیں؟ سچا ایمان تبدیلی پیدا کرتا ہے۔ کچھ گھر بنوانے کے لئے قرآن چھوڑ دیتے ہیں۔ کچھ قرآن کا ساتھ دینے کے لئے گھر چھوڑ دیتے ہیں۔ کچھ دین کے لئے قربانی دیتے ہیں۔

صحابہ کرامؓ کی زندگی کی روشن مثالیں دیکھ لیں۔ خالد بن ولیدؓ جیسا بہادر سپہ سالار خلیفۂ وقت کے حکم پر لیڈری چھوڑ کر عام سپاہی کی حیثیت سے لڑتا ہے۔

حضرت خالد بن ولیدؓ کو جو کہ رومیوں کے کیخلاف بحیثیت کمانڈر برسرپیکار تھے کو حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے ہٹا کر حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالٰی عنہ کو فوج کا امیر بنا دیا تھا۔

حضرت عمر حضرت خالد بن ولید کو اس لیے ہٹانا چاہتے تھے کہ خالد بن ولید نے بہت سی جنگیں مسلمانوں کو جتوادی تھیں اور مسلمانوں میں یہ مشہور ہو گیا تھا کہ ہم یہ جنگیں۔ حضرت خالد بن ولید کی وجہ سے جیتے ہیں-تو حضرت عمرؓ نے مسلمانوں کو یہ بتانے کے لیے کہ ہم اللہ کی مدد سے جیتے ہیں انھیں ہٹا دیا۔

آج ہمارا خلوص اس بات سے پتا چل جائے گا جب ہم ہر کام کے لئے تیار ہوں گے۔ کسی کام کو چھوٹا یا بڑا نہ سمجھیں۔ ہم ہر قربانی کے لئے تیار رہیں۔ اپنی مرضی چھوڑنا ہی اصل میں سچا ایمان ہے۔

اللہ کے آگے جھک جائیں۔ پھر ایسے لوگوں کے لئے مغفرت اور بہترین رزق ہے۔

استاد یا لیڈر بننا آسان نہیں، بہت بڑی ذمہ داری ہے۔ اللہ سے دعا ہے کہ ہمارے ایمان جما دے۔

(حدیث کے خلاصے سے سبق) آپ اپنے آپ کے ساتھ فیصلہ کر لیں۔ کہ اگر کسی کو خوشی نہیں دے سکتی تو آج کے بعد غم بھی نہیں دوں گی۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَهَاجَرُوْا وَجَاهَدُوْا مَعَكُمْ فَاُولٰٓئِكَ مِنْكُمْ ؕ وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۷۵﴾

اور جو لوگ اس کے بعد ایمان لائے اور گھر چھوڑے اور تمہارے ساتھ ہو کر لڑے سو وہ لوگ بھی تمہیں میں سے ہیں اور رشتہ دار آپس میں اللہ کے حکم کے مطابق ایک دوسرے کے زیادہ حق دار ہیں بے شک اللہ ہر چیز سے خبر دار ہے (۷۵)

سوچتے رہے۔ دیکھتے رہتے ہیں۔ پھر ہجرت بھی کرلی۔ صلح حدیبیہ کے بعد اسلام ظاہر کیا۔ پھر جہاد میں بھی حصّہ لینے لگے۔

مثال: جب سب سہیلیاں قران کلاس شروع کرلیں پھر آخر کار پیچھے رہنے والی بھی ساتھ آجاتی ہے۔

اسلام کی طرف دیر سے آنے والے کو بھی خوش آمدید کہیں۔ کوئی لیٹ ایڈمیشن میں بھی آئے گا تو قبول کرلیا جائے گا۔

اللہ کے دین اور قرآن سے جڑے رہیں۔ انشاء اللہ ایک دِن ایسے ہی ہم جنت میں پہنچ جائیں گے۔